نمبر ۸۴ | مورخہ ۷ شوال سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۰ جنوری بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضورؑ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیروعافیت ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ صحتیاب ہونے کے بعد دوبارہ علیل ہوگئے ہیں۔ اور احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی جائے۔

امسال جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء میں سے ملک محمد عبد اللہ صاحب۔ مولوی احمد خان صاحب اور مولوی محمد شریف صاحب۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے مبلغین میں شامل کئے گئے ہیں۔ یہ انتخاب ایک کمیشن نے کیا۔ جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور خارجہ۔ اور جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ پر مشتمل تھا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نبی کی وفات کے وقت حفاظتِ سلسلہ کیلئے اللہ تعالےٰ کی قدرت نمائی

ایک خادم جو باہر سے آیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ان الہامات کا ذکر کر کے جن میں آپ کی وفات کی خبر دی گئی تھی۔ رو پڑا۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا:-

"یہ وقت تمام انبیاء کے متبعین کو دیکھنا پڑتا ہے۔ اور اس میں ایک نشان خدا تعالےٰ دکھاتا ہے۔ نبی کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو قائم رکھ کر اللہ تعالےٰ یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ دراصل خدا ہی کی طرف سے ہے۔ بعض نادان لوگ نبی کے زمانہ میں کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ ایک ہوشیار اور چالاک آدمی ہے۔ اور دوکاندار ہے۔ کسی اتفاق سے اس کی دوکان چل پڑی ہے۔ لیکن اس کے مرنے کے بعد یہ سب کاروبار تباہ ہو جائے گا۔ تب اللہ تعالےٰ نبی کی وفات کے وقت ایک زبردست ہاتھ دکھاتا ہے۔ اور اس کے سلسلہ کو نئے سرے سے پھر قائم کرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ بہت سے بادیہ نشین مرتد ہوگئے تھے۔ لوگوں نے سمجھا۔ کہ یہ بے وقت موت ہے۔ صرف دو مسجدوں میں نماز پڑھی جاتی تھی۔ باقی میں بند ہوگئی۔ تب خدا تعالےٰ نے ابوبکرؓ کو اٹھایا۔ اور تمام کاروبار اسی طرح جاری رہا۔ اگر انسان کا کاروبار ہوتا۔ تو اس وقت ادھورا رہ جاتا۔"

(بدر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء)

انصار اللہ کا سالانہ اجلاس

۲۵ دسمبر ۱۹۳۶ء بوقت دس بجے صبح انصار اللہ کا سالانہ اجلاس مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ ۵۸ جماعتوں کے نمائندے اجلاس میں شامل تھے۔ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ صدر تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد انصار اللہ کی تبلیغی جدوجہد کے سالانہ کوائف پڑھ کر سنائے گئے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:-

انصار اللہ کی تبلیغی جدوجہد

پچھلے سال باقاعدہ کام کرنے والے انصار اللہ کی تعداد ۲۱۶ تھی۔ لیکن اس سال ۴۰۹ انصار اللہ نے باقاعدہ کام کیا ہے۔ پچھلے سال ۱۸۶ جلسے اور مناظرے منعقد کئے گئے تھے۔ لیکن امسال ۳۶۵ پچھلے سال ۴۷۷ وفود مختلف دیہات میں گئے۔ لیکن امسال ۵۵۴ پچھلے سال ۸۳۸ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ لیکن امسال ۱۹۵۱ دیہات میں پچھلے سال تعداد بیعت ۵۰۹ تھی۔ لیکن امسال ۱۰۴۱ ہے:-

ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی تبلیغی مساعی

اس کے بعد مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے انصار اللہ کو مخاطب کر کے تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی انی معین من اراد اعانتک کے مفہوم پر روشنی ڈالی۔ اور بتلایا۔ کہ خدا تعالےٰ کا ہم سے وعدہ ہے۔ کہ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی اعانت کا ارادہ ہی کریں گے تو وہ اپنی طرف سے اعانت کے اسباب پیدا کر دے گا:

اس کے بعد ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے بتایا۔ کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر انہوں نے تمام نمائندوں کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر کہ اس سال کم از کم تین شخصوں کو سلسلے میں داخل کرنا ہوگا۔ کھڑے ہو کر اقرار کیا تھا۔ کہ وہ اس سال کم از کم تین شخصوں کو سلسلے میں داخل کریں گے۔ اور کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے اس ارادہ کو جس کے ساتھ دعائیں تھیں۔ ان کے سفر پر کے اثنا میں پورا کیا۔ اور بجائے تین کے ۴۳ اشخاص ان کے ذریعہ سے سلسلے میں داخل ہوئے:

تبلیغی کام میں مشکلات

ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے انصار اللہ کے سہ سالہ کام پر تبصرہ کرتے ہوئے حاضرین سے دریافت کیا۔ کہ وہ تبلیغ کے بارے میں اپنی اپنی مشکلات کا اظہار کریں۔ تا نظارت دعوت و تبلیغ کو یہ اندازہ کرنے کا موقعہ ملے۔ کہ کام میں کیا نقائص ہیں۔ اور انہیں کس طرح پورا کیا جا سکتا ہے چنانچہ نائب مہتمم تبلیغ ضلع ملتان شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر خواجہ محمد شریف صاحب نائب مہتمم تبلیغ ضلع گوجرانوالہ۔ چوہدری چھجو خانصاحب نائب مہتمم تبلیغ ضلع ہوشیارپور۔ بابو محمد سعید صاحب سیکرٹری تبلیغ سرگودھا۔ بابو فضل محمد خان خانصاحب شملہ مولوی ظہور حسین صاحب مہتمم تبلیغ لاہور۔ اور مولوی دل محمد صاحب مہتمم تبلیغ وغیرہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور طریقہ کار میں بعض تبدیلیاں تجویز کیں۔ جن کے متعلق آخر یہ قرار پایا۔ کہ ایک سب کمیٹی تجویز کی جائے۔ جو اس کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرے:

چنانچہ مندرجہ ذیل احباب کی ایک سب کمیٹی تجویز کی گئی چوہدری غلام احمد صاحب پلیڈر پاکپٹن۔ بابو محمد سعید صاحب سرگودھا۔ شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر ملتان۔ بابو غلام مرتضےٰ صاحب لاہور۔ مولوی نذیر احمد صاحب سیالکوٹ۔ خواجہ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ۔ چوہدری غلام حسین صاحب منٹگمری۔ حاجی چودھری غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر۔ چودھری چھجو خان صاحب سٹرہ ضلع ہوشیارپور۔ پریذیڈنٹ مولوی دل محمد صاحب کی منتخب کئے گئے۔

سب کمیٹی کی رپورٹ کا خلاصہ

سب کمیٹی نے جو رپورٹ متفقہ طور پر پیش کی ہے اس کا خلاصہ جہاں تک کہ عملی سکیم کے ساتھ ہے۔ مندرجہ ذیل ہے۔ تمام کارکنان تبلیغ اس کو نوٹ کر لیں۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں اس پر کاربند ہوں:-

(۱) انتظام سابقہ لائحہ عمل نظارت دعوت و تبلیغ مرتبہ ۱۹۳۱ء کے مطابق رہنا چاہیئے یعنی نائب مہتمم تبلیغ۔ و انسپکٹر تبلیغ و سیکرٹری تبلیغ ہر ضلع اور تحصیل اور مقام میں مقرر ہونا چاہیئے۔ مہتممان تبلیغ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں سابقہ انتظام کو پورے طور پر بحال کریں۔ اور اپنے نائب مہتممان تبلیغ مقرر کر کے اُن کے ذریعہ سے تنظیم کو مکمل کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ۔))

(۲) مہتمم تبلیغ اپنے نائبان کے کام کا معائنہ سال میں دو دفعہ کیا کریں۔ اور ہر سال جلسہ سالانہ پر ان کے رجسٹرات کا معائنہ ہو۔ اور جو نائب مہتمم سال بھر کام نہ کرے۔ اس کی علیحدگی کا اعلان بذریعہ اخبار ہو:

(۳) مہتمم کا انتخاب ہر سال جلسہ سالانہ پر ہوا کرے یعنی جلسہ سالانہ کی درمیانی شب کو جماعت اور ضلع کے کرے میں مہتممان تبلیغ اس انتخاب کو سرانجام دیں۔ نیز انصار اللہ کا جلسہ بھی جلسہ سالانہ کی درمیانی شب کو ہوا کرے۔ تا وہ انصار اللہ بھی شامل ہو سکیں۔ جو جلسہ ختم ہونے پر فوراً واپس چلے جاتے ہیں (انصار اللہ کا جلسہ درمیانی شب اس تجویز کے مطابق ہوا کرے گا۔ مگر نائب مہتمموں کا انتخاب اس صورت میں جماعت اور ضلع کے کرے میں نہیں ہو سکتا۔ اس کے متعلق بعد میں فیصلہ کیا جائے گا (ناظر دعوت و تبلیغ))

(۴) انصار اللہ کو ہر جگہ نوٹ لکھانے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس لئے آئندہ نظارت تعلیم و تربیت کا مقرر کردہ کورس انصار اللہ کے لئے لازمی قرار دیا جائے۔ اور اسی میں انصار اللہ کا امتحان ہوا کرے۔

(یہ تجویز منظور ہے۔ لہذا کارکنان تبلیغ اس پر ابھی سے کاربند ہوں۔ اور ہر انصاری کو نظارت تعلیم و تربیت کے مقرر کردہ کورس امتحان کتب مسیح موعود علیہ السلام میں شریک کیا جائے۔ اور ان کو ان کتابوں کی تیاری میں ضروری مدد دی جائے۔ ناظر دعوت و تبلیغ)

(۵) نظارت دعوت و تبلیغ کا ماہوار تبلیغی ٹریکٹ بھی انصار اللہ کے تعلیمی کورس میں شامل ہو جسے وہ زبانی یاد کریں:

(اس کے متعلق نظارت کی طرف سے بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ)

(۶) نظارت دعوۃ و تبلیغ جو ٹریکٹ۔ سرکلر یا خط باہر جماعتوں کو بھیجنا چاہے۔ وہ نائب مہتمم تبلیغ کی معرفت نہیں بلکہ براہ راست مقامی کارکنان تبلیغ کو بھیجا کرے۔ ایسا ہی مقامی سیکرٹری تبلیغ بھی مناظرہ کے متعلق خط و کتابت براہ راست کرے۔ جس کی اطلاع نائب مہتمم تبلیغ کو دینی ضروری ہوگی

(۷) ہر انسپکٹر تبلیغ کم از کم چار دفعہ سال میں اپنے حلقہ کی انصار اللہ جماعتوں کا معائنہ کرے:

(۸) بارہ سو روپیہ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تبلیغی ٹریکٹوں کی اشاعت کے لئے بعض بڑی بڑی جماعتوں پر لگایا ہوا ہے۔ اُس کی وصولی کا انتظام ناظر صاحب بیت المال اُن جماعتوں سے اسی طرح کریں جیسا کہ وہ بجٹ کی دیگر مدات کے روپیہ کے وصول کرنے کا انتظام کرتے ہیں:

(اس کے متعلق ناظر صاحب بیت المال کو پہلے سے ہی اطلاع دی جا چکی ہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ)

یہ تجاویز ہیں۔ جو سب کمیٹی جماعت ہائے انصار اللہ نے متفقہ طور پر پیش کی ہیں۔ سب کارکنان تبلیغ ان کو نوٹ کر لیں۔ اور ان پر کاربند ہوں:

خاکسار
جنرل سیکرٹری۔ انصار اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۸۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ شوال ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

اخبار "احسان" سے چند سوالات

اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کے حامی مسلمانوں کے عقائد

(۲)

تیسرا سوال

جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح انیس سو سال سے اس لئے زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پوری طرح گمراہ ہو جائے گی۔ اس میں کوئی ایک انسان بھی ایسا نہ رہے گا جس میں ایمان کا ذرہ پایا جائے اس وقت آسمان سے اُتر کر مسلمانوں کی اصلاح کریں گے۔ اور انہیں اسلام سکھائیں گے۔ ان کے نفس ناطقہ مدیر "احسان" کے پاس اگر عیسائیوں کے حسب ذیل ادعا کا کوئی جواب ہو۔ تو بیان کریں:

"وُہ طاقت ور ہستی جس نے حضرت موسے کی امت کی اصلاح فرمانے کے لئے ظہور فرمایا۔ اسی خداوند کو خدا باپ نے پیغمبر اسلام حضرت محمد کی امت کی اصلاح وامداد کے لئے آسمان سے نازل کرنے کا بزبان پیغمبر اسلام بقول محمدیاں وکتب محمدیاں پیغام سنایا۔ اور پیغمبر اسلام کے اس پیغام پر محمدی حضرات صدق دل سے ایمان لاکر تا ایندم خداوند کی امداد اور آسمان سے نازل ہونے کے منتظر ہیں۔ پیغمبر اسلام نے ہمارے خداوند کو نہ صرف اصلاح کرنے اور امداد دینے والا ہی فرمایا۔ بلکہ ان کی مقدس ذات کو حکم اور عدل بھی اپنے ان اقوال میں کہا جن کو حدیثیں کہتے ہیں۔ اور یوں خداوند کے مبارک کام کی محمدیوں میں منادی کی"

چوتھا سوال

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق غیر احمدی جو عقائد رکھتے ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی اصلاح کا دارومدار ان پر رکھ کر ان کے آسمان سے اترنے کے جس طرح منتظر ہیں اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر ان کا مرتبہ سمجھتے ہیں۔ اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء سے بلند شان رکھتے ہیں۔ اس لئے عیسائی حضرت مسیح کو غیر احمدیوں کے عقیدہ کے رُو سے "خداوند" قرار دینے اور یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ کہ "خداوند کو خدا باپ نے پیغمبر اسلام حضرت محمد کی امت کی اصلاح وامداد کے لئے آسمان سے نازل کرنے کا بزبان پیغمبر اسلام بقول محمدیاں وکتب محمدیاں پیغام سنایا"

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے عیسائیوں کے اس استدلال کا اگر "احسان" کے البرز شکن گرز چلانے والے ایڈیٹر صاحب کے پاس کوئی جواب ہو۔ تو بیان کریں

پانچواں سوال

مدیر "احسان" اور ان کے ہمنوا لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ جب یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا کر مار ڈالنا چاہا اور اس غرض سے اس وقت کی حکومت نے ان کو گرفتار کر لیا تو قبل اس کے کہ ان کو کوئی چشم زخم پہنچتا۔ خدا تعالےٰ نے ان کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور اس طرح انہیں یہودیوں کے ہاتھوں کسی قسم کی تکلیف پہنچنے سے بچا لیا ؛؛

اس کے مقابلہ میں ان کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ تمام انبیاء کو ان کے مخالفوں اور دشمنوں نے سخت تکالیف پہنچائیں بیحد مشکلات اور مصائب میں ڈالا حتےٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء کے سردار اور اپنی شان اور مرتبہ کے لحاظ سے تمام انبیاء سے بڑھ کر تھے۔ آپ کو بھی کفار نے سخت دکھ دیئے آپ کو جسمانی تکالیف پہنچائیں۔ آپ کو اپنے پیارے اور مقدس وطن مکہ معظمہ سے نکل جانے پر مجبور کر دیا۔ آپ کا تعاقب کیا۔ آپ کو قتل کرنے کے لئے بڑے بڑے انعام مقرر کئے۔ آپ کو مدینہ میں بھی چین نہ لینے دیا۔ وہاں چڑھائی کی جنگوں میں آپ کو زخمی کیا۔ اور آپ کو قتل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا نہایت اہم اور ضروری ارشاد

تحریکات جدید میں شریک ہونے کی میعاد

احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ چندہ کی نئی تحریکیں جن کی میزان ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ بنتی ہے۔ اور جو صرف پہلے سال کے لئے ہیں۔ ان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ ہندوستان سے باہر کی جماعتوں اور صوبہ بنگال کے احمدیوں کے سوا کہ ان کی زبان مختلف ہے۔ باقی احمدیوں کو ۱۵ جنوری تک ان میں شریک ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ ان تحریکوں کے متعلق جو رقم ۱۶ جنوری یا اس کے بعد آئے گی۔ اور جس کا وعدہ ۱۵ جنوری سے پہلے نہ کیا جا چکا ہوگا۔ وُہ منظور نہ کی جائے گی یعنی جو رقم ۱۵ جنوری تک آجائے یا جس کا وعدہ اس تاریخ تک آجائے۔ وُہی لی جائے گی۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی رقوم یکمشت یا ان کی قسط وار ادائیگی کا وعدہ ۱۵ جنوری کے اندر اندر بھیج دیں ؛؛

ان تشریحات کے ماتحت جو "الفضل" کے گزشتہ پرچوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ ہر ایک احمدی اپنے اخلاص۔ اپنی ہمت اور اپنی وسعت کے مطابق ان تحریکات میں حصہ لے سکتا ہے پس کسی احمدی کو ثواب حاصل کرنے کے اس عظیم الشان موقعہ سے محروم نہ رہنا چاہیئے ؛؛

غرض ہر ممکن تکلیف آپ کو پہنچائی گئی۔ مگر خدا تعالے نے آپ کو ان تکالیف سے نہ بچایا۔ آسمان چھوڑ زمین پر بھی کسی ایسی جگہ نہ پہنچایا۔ جہاں آپ ظالموں اور خونخواروں کی ایذارسانیوں سے بکلی محفوظ رہ سکتے :۔

اس سے جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ وُہ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام زیادہ محبوب تھے۔ اور ان کی شان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کے نزدیک بہت بڑی تھی۔ کہ ان کو جب مشکل پیش آئی۔ اور مخالفوں نے تکلیف دینی چاہی۔ تو خدا تعالےٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مصائب اور تکالیف سے بچنے کے لئے زمین پر بھی کوئی سامان نہ کیا۔ مسلمانوں کے انہی خیالات کو بنیاد قرار دیتے ہُوئے عیسائی کہتے ہیں۔ کہ:۔

"مسلمانوں کا یہ عقیدہ بھی لائق صد ستائش ہے کہ وُہ ہمارے خداوند کے لئے چشم زخم کے قائل نہیں۔ اور صحیح وسالم معہ جسد عنصری آسمان پر جانے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ گو حضرت نُوح کو زدوکوب کئے جانے حضرت زکریا کے آرے سے چیرے جانے۔ حضرت ایوب کے کیڑے پڑ جانے۔ حضرت آدم کے بہشت سے نکالے جانے۔ اور حضرت محمد پیغمبر اسلام کے چشم زخم پہونچنے دانت شہید ہونے کے مقر ہیں"

کیا مدیر "احسان" کے پاس اس بات کا کوئی جواب ہے۔ کہ تمام انبیاء حتٰی کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی حضرت مسیح کو اتنا بڑا امتیاز کیوں حاصل ہے۔ اور کیا اس طرح انہیں زمرہ انبیاء سے بالا قرار دے کر الوہیت کے مقام پر نہیں پہونچایا جاتا :۔

چھٹا سوال

مدیر "احسان" اور ان کے ہم عقیدہ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ حضرت مسیح جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے لئے آسمان سے نازل ہونگے۔ تو اس وقت روئے زمین پر کوئی ایک متنفس بھی غیر مسلم نہ رہے گا۔ یا تو غیر مُسلم ان کے ذریعہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ یا وُہ اور امام مہدی مل کر سب کے سر قلم کر دیں گے۔ اور اس طرح صفحۂ عالم سے غیر مُسلموں کا نام و نشان مٹا دیں گے :۔

چونکہ تمام دُنیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ مسلمان نہ ہوئی۔ آپ کی زندگی میں ساری دُنیا کا مسلمان ہونا تو الگ رہا۔ اس وقت تک بھی مسلمان کہلانے والوں کے مقابلہ میں غیر مسلموں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس لئے حضرت مسیح کے متعلق مذکورہ بالا عقیدہ کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یہ زد پڑتی ہے۔ کہ جو کام آپ سے نہ ہو سکا جو تیرہ سو سال تک آپ کی امت میں پیدا ہونے والے صلحاء نہ کر سکے۔ اور جو کروڑوں مسلمانوں سے نہیں ہو سکتا۔ وُہ حضرت مسیح آ کر کریں گے۔ اور اس طرح ان کی شان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی بڑھ کر ہو گی :۔ (نعوذ باللہ)

اسی بات کو پیش کرتے ہُوئے عیسائی کہتے ہیں:۔

"اس اعتقاد و انس کے باوجُود خداوند کے مبارک سایہ میں آنے کی انہوں نے جُرأت نہیں دکھائی۔ حالانکہ ان کے اور ہمارے عقائد کے لحاظ سے وُہ وقت آنے والا ہے۔ کہ خداوند آسمان سے نازل ہو۔ عدالت کی کُرسی پر بیٹھے حکم و عدل بننے کا کام کر کے دکھائے۔ یا بقول و اعتقاد مسلمانان دُنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی معاونت کا اعلیٰ ثبوت دے۔ اور یوں اپنی طاقت بکر ان کو منوا لے۔ جس کو اسلام کا کوئی فرد۔ کوئی نبی و رسول حتٰی کہ خود پیغمبر اسلام بھی نہ کر سکے"

کیا ممکن ہے۔ کہ مدیر "احسان" اپنے عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے اس کا کوئی معقول جواب دے سکیں :۔

یہ بطور نمونہ چند سوال ہیں۔ جن کے جواب کی طرف مدیر "احسان" کو متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اپنے عقائد کو اسلام کے مطابق۔ اور عیسائیت کے خلاف ثابت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان عقائد کی وجہ سے عیسائی ان کو اپنے بالکل قریب بلکہ اپنے دروازہ پر سمجھ رہے ہیں۔ اور تھوڑی سی حرکت کے منتظر ہیں۔ اسی حرکت کے باعث ہزارہا مسلمان کہلانے والے عیسائیت کے گڑھے میں گر چکے۔ ہزارہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے والے عیسائی بن کر آپؐ کو گالیاں دینے والے اور آپؐ کی تحقیر کرنے والے بن چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی جو لوگ ان عقائد کی اصلاح نہ کریں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے اسلام کی صحیح تعلیم پر نہ چلیں گے۔ وُہ ہر وقت عیسائیت کی زد پر رہیں گے۔ اور ان میں سے بہت سے عیسائیت کا شکار ہوتے رہیں گے :۔

احراریوں کی اشتعال انگیزیاں اور حکومت کا فرض

ہم کئی بار حکومت کو متوجہ کر چکے ہیں۔ کہ احرار کی جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزیاں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان کے حامی اخبار "احسان" اور "زمیندار" مختلف رنگوں میں احمدیوں پر قاتلانہ حملے کرنے کی تحریکات کرتے۔ اور انہیں خواہ مخواہ مفرد ہونچانے کے لئے عوام الناس کو مذہب کی آڑ میں خوفناک طور پر مشتعل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ عطاء اللہ بخاری۔ اور دُوسرے احراری مولوی بھیک مانگنے۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کو لوٹنے کے لئے جہاں جاتے ہیں۔ احمدیت کی مخالفت کو ہی اپنے لئے کامیابی کا ذریعہ سمجھ کر سخت زہر پھیلاتے ہیں۔ باوجودیکہ عطاء اللہ بخاری پر ایک تقریر کی بناء پر جو اس نے قادیان میں کی۔ حکومت کی طرف سے ایک مقدمہ بھی دائر ہے۔ اس کی اشتعال انگیزیاں بدستور جاری ہیں۔ اور "زمیندار" "احسان" کی تحریروں۔ نیز عطاء اللہ و دیگر احراری ملانوں کی تقریروں وغیرہ کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ احمدیوں پر آباد شہروں اور بازاروں میں دن دہاڑے کھلے بندوں حملے شروع ہو گئے ہیں۔ اور احراری اس قدر بے باکی کے ساتھ احمدیوں کو گالیاں دیتے۔ ان کے ساتھ فساد کرنے حتٰی کہ قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کہ گویا حکومت انہی کے قبضہ میں ہے۔ اور انہیں کوئی پُوچھنے والا نہیں :۔

گزشتہ پرچہ میں احباب پڑھ چکے ہیں۔ کہ گوجرانوالہ میں احرار کے جلسہ میں عطاء اللہ بخاری کی تقریر سے مشتعل ہو کر آنے والے ایک شخص نے ایک احمدی دوکاندار سے برسر بازار مطالبہ کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفہ اولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے فوٹو اتار دو۔ ورنہ خون ہو جائیگا اور برملا قتل کی دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ اسی طرح ڈیرہ دون میں جہاں پہلے احمدیوں کے دوسرے فرقوں کے مسلمانوں سے تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ یہ شخص سخت جذبات منافرت پیدا کر آیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں احمدیوں کی مخالفت اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ چند روز ہُوئے۔ ایک احمدی لڑکی کی میت کو دفن کرنے میں سخت مزاحمت کی گئی۔ اور انتہائی خبث باطن کا ثبوت دیا گیا۔ "ملاپ" (۱۰۔ جنوری) لکھتا ہے۔ کہ جموں کی جامع مسجد میں بھی یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ "آئندہ مرزائیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنے دیا جائے :۔

غرضیکہ ان اخباروں اور مولویوں کی اشتعال انگیزیاں نہایت خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ بعض سرکاری افسروں کی تائید و حمایت انہیں حاصل ہے۔ اور اس شہ پر وُہ اس قدر شرارت پھیلا رہے ہیں۔ لیکن ہم حکومت کے ذمہ وار ارکان کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اگر اس کھیل کو جاری رہنے کی اجازت دی گئی۔ تو نتائج خوشگوار نہ ہونگے۔ بہتر ہے کہ ان لوگوں کو اس فتنہ پردازی سے روکنے کا جلد از جلد انتظام کیا جائے۔ ورنہ اگر ان کی باگیں اسی طرح ڈھیلی چھوڑ دی گئیں تو خطرہ ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ فتنہ اس قدر بڑھ جائیگا کہ ممکن ہے۔ حکومت کے لئے بہت زیادہ پریشانیوں کا موجب ہو :۔

مسئلہ خلافت

غیر مبایعین کی خصوصیات سلسلہ اور اسکی تعلیمات سے دُوری

حسب ذیل تقریر جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ شام و فلسطین نے ۲۶ دسمبر ۱۹۳۴ء جلسہ سالانہ کے موقع پر کی ۔ (ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ کا دو فریق میں منقسم ہونا

سب سے پہلے میں غیر احمدی احباب سے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ مبایعین اور غیر مبایعین میں جماعت احمدیہ کا منقسم ہوجانا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہاماً بتادیا تھا۔ کہ جماعت کے دو گروہ ہوجائیں گے۔ چنانچہ ۷ اپریل ۱۹۰۵ء کو آپ کو یہ الہام ہوا۔" خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔ پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے۔" لفظ ہوگا استقبال پر دلالت کرتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جماعت کے دو فریق ہوجائیں گے۔ اور ان دو میں سے ایک فریق حق پر ہوگا۔ اور اسی کے ساتھ خدا ہوگا۔ اور وہ اس فریق کی زبردست تائید کرکے اپنی معیت کا ثبوت دے گا۔ اور مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے انجمن غیر مبایعین کا صدر ہونا تھا۔ ان کا نام لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ میں نے رویا میں مولوی محمد علی صاحب سے کہا۔" آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔" (البدر جلد ۲ عـ۳۹) پھر فرمایا کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے پس مقام خوف ہے۔" دربار احمدیہ سے بخوبی اس ظاہر ہے۔ کہ جو اسوقت بڑے سمجھے جاتے تھے۔ ان کے متعلق بتایا گیا تھا۔ کہ وہ جماعت سے علیحدہ ہوجائیں گے۔ اور ان کی بجائے جو چھوٹے سمجھے جاتے تھے۔ ان سے خدا تعالےٰ اپنے سلسلہ کے لئے خدمت لے گا۔ اور وہ بڑے ہوجائیں گے۔ پس اگر موجودہ اختلاف رونما نہ ہوتا تو یہ الہامات پورے نہ ہوسکتے۔ پس یہ اختلاف بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے ؛

قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی یہ قدیم سے سنت ہے۔ کہ وہ ہر زمانہ میں دو قدرتیں دکھلایا کرتا ہے۔ ایک اپنا مامور بھیج کر اور وہ ماً خدا تعالےٰ کی ایک مجسم قدرت ہوتا ہے۔ اور دوسری قدرت نبی کی وفات کے بعد ظاہر کرتا ہے۔ جو خلافت کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکرؓ کی مثال دے کر واضح کردیا۔ پس دوسری قدرت کے مظاہر متعدد ہوا کرتے ہیں۔ سو اسی طرح اللہ تعالےٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق دو قدرتوں کو ظاہر کیا۔ پہلی قدرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے اور دوسری قدرت آپ کی وفات کے بعد خلافت کے ذریعہ سے ظاہر ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد تمام جماعت نے حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا۔ اور ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے گری ہوئی جماعت کو سنبھال لیا۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کو ایسی قوت دی کہ تمام اندرونی اور بیرونی فتنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جماعت کی تربیت کی لیکن پھر بھی بعض لوگوں کو یہ خیال تھا۔ کہ چونکہ آپ ایک جید متبحر عالم ہیں۔ اس لئے آپ کے وجود سے جماعت قائم ہے۔ آپ کے بعد یہ جماعت قائم نہیں رہ سکتی۔ تب خدا تعالیٰ نے آپ کی وفات کے بعد اس شخص کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور دی۔ جو ۲۶ سالہ جوان تھا۔ جس کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ آپ جہاندیدہ اور تجربہ کار ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کے حاسد اس وجہ سے آپ کو خلافت کا مستحق نہیں سمجھتے تھے کہ وہ بکچہ ہے۔ اس کی خلافت کے وقت وہ لوگ بھی علیحدہ ہوگئے جن کے متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ جماعت کی روح رواں ہیں۔ اور انہی کے سہارے جماعت قائم ہے۔ چنانچہ ایسے حالات میں اللہ تعالےٰ نے اس ۲۶ سالہ خلیفہ کی تائید کی۔ اور اس کے عہد میں جماعت کو فوق العادت ترقی دے کر اپنی قدرت کا ثبوت دیا۔ اور بتایا کہ درحقیقت یہ خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جسے کوئی تباہ نہیں کرسکتا ؛

غیر مبایعین کا پہلا اقرار

خلافت ثانیہ کے منکرین نے بھی اس امر کا خلیفہ اولؓ کی بیعت کرکے اقرار کیا۔ کہ قدرت ثانیہ درحقیقت خلافت ہی ہے چنانچہ ان کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان شائع ہوا۔

" مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب . . . . . کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا" ؛ دستخط شیخ رحمت اللہ۔ خواجہ کمال الدین۔ مولوی محمد علی۔ مولوی غلام حسن۔ مرزا یعقوب بیگ۔ ڈاکٹر بشارت احمد وغیرہ (بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

(۲) " کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی۔ والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین صاحب کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ المعلن۔ خواجہ کمال الدین و دیگر ممبران مجلس معتمدین کے دستخط بھی اس اعلان کے نیچے ثبت ہیں پس ثابت ہوا۔ کہ قدرت ثانیہ خلافت ہی تھی ؛

غیر مبایعین کا اس عظیم الشان خصوصیت سے انکار

غیر مبایعین نے جماعت احمدیہ کی اس عظیم الشان خصوصیت کا انکار کیا۔ جو آنحضرت صلعم نے فرقہ ناجیہ کی قرار دی تھی چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہود بہتر فرقوں میں منقسم ہوگئے۔ لیکن میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ بہتر ان میں سے ناری ہوں گے۔ اور ایک ناجی ہوگا۔ تو صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ہے تو آپ نے فرمایا۔ الا وھی الجماعۃ کہ وہ فرقہ ایک جماعت ہوگی۔ یعنی وہ ایک امام کے ماتحت ہوگی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بھی پیغام صلح میں ہندوؤں کے ساتھ صلح کی شرائط پیش کرتے ہوئے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ میں دوسرے مسلمان فرقوں کو اس لئے شامل نہیں کرتا کہ وہ متشتت اور پراگندہ ہیں۔ ان کا کوئی واجب الاطاعت لیڈر نہیں ہے لیکن جماعت احمدیہ کا ایک واجب الاطاعت پیشرو ہوا کرے گا ؛

نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ما کانت النبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ (خصائص کبری للسیوطی) کہ کبھی کوئی نبوت ایسی نہیں ہوئی۔ جس کے بعد خلافت نہ ہوئی ہو پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ظلی سمجھو۔ بروزی سمجھو کچھ کہو لیکن

بہرحال اس حدیث کے ماتحت آپ کے بعد خلافت کا ہونا بھی ضروری ہے:۔

حضرت مسیح موعود کی اہم تصریحات

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹا دیتا ہے۔"
(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

نیز آپ نے فرمایا:۔

"ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الی ارض دمشق (حمامۃ البشریٰ ص۳۷)
پھر مسیح موعود یا آپ کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔

نیز آپ نے فرمایا:۔

"اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۱۲)

غیر مبایعین کی سرکشی

علاوہ ازیں غیر مبایعین نے خلافت کا انکار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت کے متفقہ فیصلہ کو رد کیا۔ اور اپنے فعل و قول سے یہ ثابت کیا۔ کہ گویا تمام جماعت احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ضلالت پر اجماع کیا۔ اور چھ سال تک وہ اس گمراہی میں پڑی رہی۔ اور چند شوریدہ سروں نے جب چھ سال کے دوران میں یہ سوال اٹھایا۔ کہ انجمن خلیفہ کی مطیع نہیں۔ بلکہ مطاع ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنی بیعت سے خارج کر دیا۔ تو کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے توبہ کی۔ اور دوبارہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی۔ اور اپنی دوبارہ بیعت کرنے سے ثابت کر دیا۔ کہ واقعی امر خلافت برحق ہے۔ اور خلیفہ کا فرمان ایسا ہی واجب الاطاعت ہوتا ہے۔ جیسے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان پھر جیسا کہ سرگروہ غیر مبایعین نے اپنے پہلے اعلان مندرجہ بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء میں لکھا تھا۔

پھر غیر مبایعین نے خلافت سے انکار کر کے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اس وصیت کی بھی صریح خلاف ورزی کی جس میں آپ نے اپنے بعد ایک خلیفہ کے انتخاب کرنے کی وصیت کی تھی۔ اور جسے مولوی محمد علی صاحب نے تین دفعہ حضرت خلیفہ اول کے پاس پڑھ کر اس کی تصدیق کی تھی۔ اور کہا تھا کہ اس میں اور کسی کمی بیشی کی ضرورت نہیں۔

حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ برحق ہیں

پھر جس خلیفہ کی بیعت کرنے سے غیر مبایعین نے انکار کیا۔ وہ وہ خلیفہ ہے۔ جس کی خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام تصریح فرما چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ اس کے عقائد درست ہوں گے۔ اور وہ لوگوں کے لئے مقتداء اور نمونہ ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے کے انزال رحمت اور روحانی برکت بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔ اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے۔ (۲) دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ پس اول اس نے قسم اول کے انزال رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا۔ تا وبشر الصابرین کا سامان مومنوں کے لئے تیار کر کے اپنی بشیریت کا مفہوم پورا کرے۔ سو وہ ہزاروں مومنوں کے لئے جو اس کی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے بطور فرط ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کا شفیع ٹھہر گیا۔ اور اندر ہی اندر بہت سی برکتیں ان کو پہنچا گیا۔ اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللّٰہ ما یشاء"
(سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق حقیقۃ الوحی ص۳۶۰ میں فرماتے ہیں:۔

"تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدہ کا ٹلنا ناممکن ہے۔ یہ عبارت سبز اشتہار کے ص۷ کی ہے۔ جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے۔"

سبز اشتہار کے موعود کے متعلق خلافت کی تصریح

پس سبز اشتہار حاشیہ ص۱۶، ۱۷ کی عبارت جو اوپر درج ہو چکی ہے۔ صاف بتاتی ہے۔ کہ محمود کے ذریعہ سے دوسری قسم کی رحمت کی تکمیل ہونی تھی۔ اور دوسری قسم کی رحمت کی جو تفصیل حضرت اقدس نے بیان فرمائی ہے۔ اس کی رو سے یا تو آپ کو رسول یا نبی ہونا چاہیئے تھا۔ یا امام یا ولی یا خلیفہ۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلیفہ بنا کر دوسری قسم رحمت کی تکمیل کی۔ تا آپ کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آئیں۔ اور آپ کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پائیں۔ پس یہ ایک ہی حوالہ ایسا ہے۔ جس سے غیر مبایعین کا باطل پر ہونا یقینی طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی خلیفہ نہیں چاہیئے۔ تو یہ بھی حضرت اقدس کے مذکورہ بالا قول کے صریح خلاف ہے کیونکہ اس میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے خلیفہ بنائے گا۔ اور دوسری قسم رحمت کی تکمیل کرے گا۔ اگر کہیں کہ ہم انہیں اس لئے خلیفہ نہیں مانتے۔ کہ ان کے عقائد درست نہیں۔ وہ ضلالت پر ہیں۔ تو اس کا جواب بھی اس میں موجود ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ کہ وہ اس لئے خلیفہ یا امام ہوں گے۔ کہ تا لوگ آپ کی اقتداء اور ہدایت سے راہ راست پر آئیں۔ اور آپ کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔

حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بھی کہ "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے آپ کے شدید ترین دشمن ہونے والوں نے آپ کی ذاتی خوبیوں کا اقرار کیا۔ اسی طرح آپ کے بھی ایسے دشمن ہوں گے۔ جو پہلے آپ کی ذاتی خوبیوں کا اقرار کر چکے ہوں گے۔ چنانچہ اس وقت میں آپ کے مخالفین میں سے دو کی شہادتیں آپ کی خلافت سے پہلے کی زندگی کے متعلق پیش کرتا ہوں۔

پہلی شہادت مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی ہے۔ جن کی شہادت کے متعلق صدر غیر مبایعین یعنی مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"اگر بالفرض کوئی مامور ہوتا۔ تو اس کے الہام کے ذریعہ سے جو فیصلہ اللہ تعالیٰ دے سکتا ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر وقیع وہ شہادت نہیں۔ جو حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کے قلم اور زبان سے ادا کر دی ہے۔" (شناخت مامورین ص۱۳ و ۱۴)

مولوی محمد احسن صاحب نے ۱۹۱۰ء کے جلسہ سالانہ میں تقریر کی۔ جو ضمیمہ اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی۔ اس میں آپ نے بیان کیا:۔

" ان الہامات میں سے ایک الہام یہ بھی تھا۔ کہ انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلاء جو اس حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ جو مسیح موعود کے بارے میں ہے۔ کہ یتزوج ویولد لہ یعنی آپ کے ایک ولد صالح عظیم الشان پیدا ہو گا۔ چنانچہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجود ہیں۔ منجملہ ذریت طیبہ کے اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا۔ اور سنایا ہے۔ اور جس قدر معارف اور حقائق بیان کئے۔ وہ بے نظیر ہیں۔ اب کوئی شخص انہیں معمولی سمجھے۔ اور کہے یہ تو کل کے بچے ہیں۔ ابھی ہمارے ہاتھوں میں پلے ہیں۔ اور کھیلتے کودتے پھرتے ہیں۔ تو یاد رہے کہ یہ فرعونی خیالات ہیں ...۔ ایسا خیال کسی کے دل میں آئے۔ تو استغفار پڑھے۔ کیونکہ فرعون کا انجام برا ہوا"۔

مولوی محمد علی صاحب کی شہادت

مولوی محمد علی صاحب جو غیر مبایعین کی انجمن کے پریذیڈنٹ ہیں۔ وہ ریویو جلد ۵ صـ۳۴ میں رسالہ تشحیذ الاذہان پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اس رسالہ کے ایڈیٹر مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس کے صاحبزادہ ہیں۔ اور پہلے نمبر میں چودہ صفحوں کا ایک انٹروڈکشن ان کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جماعت تو اس مضمون کو پڑھے گی۔ مگر میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بین دلیل کے پیش کرتا ہوں۔ جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے۔ خلاصہ مضمون یہ ہے۔ کہ فساد کے وقت ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ انہی لوگوں میں سے ایک نبی کو مامور کرتا ہے۔ کہ وہ دنیا میں سچی تعلیم پھیلا دے۔ ایسا ہی اس وقت ہوا۔ یہ خلاصہ لکھ کر فرماتے ہیں:

اس وقت صاحبزادہ کی عمر اٹھارہ انیس سال کی ہے۔ اور تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ تو اعلےٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان کے دلوں میں ہو گا۔ مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ایک خارق عادت بات ہے۔ صرف اسی موقعہ پر نہیں۔ بلکہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ ہر موقع پر یہ دلی جوش ان کا ظاہر ہو جاتا ہے۔ ... اب وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں۔ اس بات کا جواب دیں۔ کہ اگر یہ افترا ہے۔ تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے پس اس کا اثر تو چاہیئے تھا۔ کہ گندہ ہوتا۔ نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی نظیر ہی نہیں ملتی۔ اگر ایک انسان افتراء کرتا ہے۔ تو اگرچہ وہ باہر کے لوگوں سے اس افتراء کو چھپا بھی لے۔ مگر اپنے ہی بچوں سے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتے ہیں چھپا نہیں سکتا۔ وہ انکی ہر ایک حرکت اور سکون کو دیکھتے ہیں۔ ہر ایک گفتگو کو سنتے ہیں۔ ہر موقع پر اس کے خیالات کو ظاہر ہوتا ہوا دیکھتے ہیں۔ (صـ۱۱۸ تا صـ۱۱۹)

پس جیسے مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوے سے پہلی زندگی کے متعلق شہادت دی تھی۔ کہ براہین احمدیہ کا مولف بھی اسلام کی مالی جانی وقلمی ولسانی وحالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ (اشاعت السنہ) ایسے ہی مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت سے پہلی زندگی کے متعلق یہ شہادت دی۔ کہ آپ کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ اور آپ حضرت مسیح موعودؑ کے اس اثر کے حامل ہیں۔ جو ایسا پاک اور نورانی ہے۔ جس کی نظیر ہی نہیں ملتی۔

لیکن جیسے مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آپ کے دعوے کے بعد سخت مخالفت کی۔ اور آپ کے حق میں سخت بدزبانی کی۔ اسی طرح مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ممدوح کے حق میں سخت کلمات استعمال کئے۔ چنانچہ لکھا:۔ میاں صاحب اور ان کے مریدین آثم۔ اعلم۔ شہادت حقہ کی ادائیگی کو موت سے بدتر سمجھنے والے۔ تبدیلی عقیدہ کا الزام صـ۲۔ یہ گروہ شر من فی الارض کا مصداق کور باطن۔ خدا انہیں لعنت کا مورد بنائیگا۔ سیاہ باطن۔ ظالم صـ۳ جھک مارنا اول تو یہ جھوٹ ہے۔ وغیرہ (النبوۃ فی الاسلام صـ۲۱۳)

حضرت مسیح موعود کی اولاد حق پر ہے

مولوی محمد علی صاحب کی مذکورہ بالا شہادت سے یہ بات بھی ثابت ہے۔ کہ ایک مدعی کے متعلق اس کی اولاد کی شہادت ماننے کے قابل ہوتی ہے۔ کیونکہ مدعی اپنے ہی بچوں سے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ چھپا نہیں سکتا۔ وہ انکی ہر ایک حرکت وسکون کو دیکھتے ہیں۔ ہر ایک گفتگو کو سنتے ہیں۔ ہر موقعہ پر اس کے خیالات کو ظاہر ہوتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اس لئے جو عقائد مسائل اختلافیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بقیہ موعود اولاد کے ہیں۔ وہی درست اور قابل تسلیم ہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد کے خلاف ہیں۔ اور آپ حضرت اقدس کے مشن کو تباہ کرنے والے ہیں۔ تو مولوی محمد علی صاحب کی مذکورہ بالا دلیل نہ صرف غلط اور باطل ہوگی۔ بلکہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ناکامی کی دلیل ہو گی۔ چنانچہ خود مولوی محمد علی صاحب نے بہاء اللہ کے دعویٰ پر بحث کرتے ہوئے لکھا۔ " بہاء اللہ کی اس سے بڑھ کر ناکامی اور کیا ہوگی۔ کہ اسی کا بیٹا جو اس کی جگہ پر خلیفہ ہوا۔ اس کے مذہب کا ستیاناس کر رہا ہے۔ سچ ہے۔ کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء ..... وکلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار (ریویو ع۴ صـ۱۳۰ جلد ۷)

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہرگز غلط راستہ پر گامزن نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کو جو آپ نے اپنی اولاد کے لئے کیں قبول کیا ہے۔ اور بارہا اس بات کی خبر دی۔ کہ وہ کبھی برباد نہیں ہوں گے۔ اور خدا تعالےٰ ان کے ساتھ ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

مرے مولا مری یہ اک دعا ہے ۔۔۔ تیری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھکو جو اس دل میں بھرا ہے ۔۔۔ زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے ۔۔۔ ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے ۔۔۔ وہ سب دے انکو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحر الایادی ۔۔۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد ۔۔۔ بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہونگے یہ برباد ۔۔۔ بڑھینگے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی ۔۔۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

روحانی خلافت سے انکار کرنے کا برا انجام

غیر مبایعین نے ایک طرف تو حقیقی خلافت کا انکار کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کو پس پشت ڈالا۔ اور دوسری طرف انہوں نے آیت لیستخلفنھم فی الارض کے ماتحت ٹرکی کی خلافت کو صحیح تسلیم کیا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے اسی آیت کو تلاوت کر کے اپنے ایک خطبہ میں کہا:۔ "سلطان ٹرکی خلیفہ ہے اور آیت استخلاف کے ماتحت اس کی بادشاہت بوجہ مرکز پر حکمران ہونے اور مقامات مقدسہ کی خدمت وحفاظت کرنے کے خلافت اسلامی کا حکم رکھتی ہے۔ اور وہی اس خلافت اسلامی کا صحیح حقدار ہے" (پیغام ۱۵ جنوری ۱۹۲۰ء) حالانکہ سلطان ٹرکی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔ "یاد رکھو کہ خدا کے فرستادہ کی توہین خدا کی توہین ہے۔ چاہو تو مجھے گالیاں دو۔ تمہارا اختیار ہے۔ کیونکہ آسمانی سلطنت تمہارے نزدیک حقیر ہے۔ سلطان کا خلیفۃ المومنین ہونا صرف اپنے منہ کا دعویٰ ہے۔ لیکن وہ خلافت جس کا آج سے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ نیز ازالہ اوہام میں ذکر ہے حقیقی خلافت وہی ہے۔ کیا وہ الہام یاد نہیں اردت ان استخلف فخلقت آدم خلیفۃ اللہ [illegible] ان ... ہماری خلافت روحانی ہے۔ اور آسمانی ہے نہ زمینی"۔
(مجموعہ اشتہارات مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب صـ۲۴۹)

پس غیر مبایعین نے روحانی خلافت سے انکار کر کے سلطان ٹرکی کو آیت استخلاف کے ماتحت جسمانی خلیفہ تسلیم کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی خلافت کا نام ونشان مٹا دیا۔ جس کی وجہ سے غیر مبایعین کا نہ کوئی روحانی خلیفہ رہا۔ اور نہ جسمانی گویا

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ؛ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

مرتبہ الہام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوٰی کا حقیقی باعث وہ وحی اور الہام ہے۔ جو اللہ تعالٰی کی طرف سے آپ پر نازل ہوئی اور اگر خدا تعالٰی آپ کو بار بار اس عظیم الشان اصلاحی کام کے لئے دعوٰی کرنے کا حکم نہ فرماتا۔ تو آپ کبھی ایسا دعوٰی نہ کرتے اور نیز اگر آپ کو اپنی وحی و الہام پر ایسا ہی یقین کامل نہ ہوتا جیسا کہ دوسرے انبیاء کو اپنی وحیوں کے متعلق تھا۔ تو آپ کبھی یہ نہ فرماتے۔ کہ سے

زندہ شد ہر نبی بآمدنم ہر رسولے نہاں بپیراہنم

کہ میری آمد سے ہر نبی زندہ ہو گیا۔ اور آج ہر رسول میرے اندر مخفی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس زمانہ میں تعلیم یافتہ طبقہ انبیاء کی صداقت کا صرف اپنے اس زعم کی بناء پر انکار کر رہا تھا۔ کہ چونکہ اللہ تعالٰی درحقیقت کسی سے کلام نہیں کرتا اس لئے تمام انبیاء اپنے دعوٰی وحی میں جھوٹے تھے۔ یا غلطی خوردہ۔ چنانچہ خود مولوی محمد علی صاحب بھی تحریک احمدیت صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں۔

"موجودہ مادی تعلیم کا یہ اثر ہوا۔ کہ خود بڑے بڑے مسلمان مکالمہ الٰہیہ کا انکار کرنے لگے۔ اس لئے مجدد وقت کا پہلا فرض یہ تھا۔ کہ اس حقیقت کو واضح کرتا کہ سلسلہ نبوت سچا ہے یعنی اللہ تعالٰی اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔" پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالٰی نے مجھ پر وحی والہام کر کے منکرین وحی و الہام پر حجت قائم کر کے ثابت کر دیا۔ کہ تمام رسول اپنے دعوٰی وحی میں صادق اور راستباز تھے۔ چنانچہ مذکورہ بالا شعر سے پہلے آپ نے وحی و الہام کا ہی ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

دست غیبم ہمی برد ہر دم کز وجودش بہ بین ظہوراتم
نور الہام ہمچو باد صبا نزدم آرد ز غیب خوشبوہا

حضرت مسیح موعود کا اپنی وحی کے متعلق ایمان

پس معترضین کا انبیاء کی وحیوں پر اعتراض اس وقت تک دور نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ویسی یقینی و قطعی وحی نہ ہوتی جیسا کہ پہلے انبیاء کو ہوئی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی وحی پر اسی قسم کے ایمان اور ایقان کا ذکر فرماتے ہیں۔ جو دیگر انبیاء کو اپنی وحیوں پر تھا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم از خطاہا ہمیں است ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید از دہان خدائے پاک و وحید
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را بر کلامے کہ شد برو القاء
وآں یقین کلیم بر تورات واں یقیں ہائے سید السادات

کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(نزول المسیح)

اور فرماتے ہیں۔

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔ تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے۔ کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں۔ جس کی حق الیقین پر بنا ہے۔"

(اربعین ۴ صفحہ ۲۵)

"اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا۔ اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھیرایا۔" (اربعین ۴ حاشیہ صفحہ ۶)

"میں خدا تعالٰی کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ خدائی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱)

الہامات کی صحت کا معیار

پھر آپ اپنے الہامات کو قرآن مجید کی طرح دوسرے لوگوں کے الہامات کی صحت و خطا جانچنے کے لئے بطور معیار قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میرا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جب تک درخشاں نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جائیں۔ تب تک الہامات کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہیں۔ اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہیں۔ بلکہ شیطانی القاء ہے۔ اصل میں ایسے تمام لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے۔ کہ انجام کار ہلاک ہو جاتے ہیں۔"

بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۸ء (کلمات طیبات ۹ جنوری ۱۹۰۸ء)

ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں۔ اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید اور تورات اور انجیل کا اور بہرحال احادیث پر مقدم ہے۔

غیر مبایعین کا عقیدہ دربارہ الہامات مسیح موعود

لیکن مولوی محمد علی صاحب ظہیر الدین اروپی کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"کیا آپ قرآن کریم اور حدیث صحیح کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اور تحریر پر مقدم جانتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارا مسلک ہے۔ یا قرآن اور الہامات مسیح موعود دونوں کا ایک ہی مرتبہ سمجھتے ہیں جیسا کہ میاں محمود احمد صاحب کا مذہب ہے۔"

(پیغام جلد ۵ ۹۲ و ۹۳ صفحہ ۳)

پھر اپنی بات کو صحیح ثابت کرنے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر افترا کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"خود حضرت صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میں اپنے الہامات کو کتاب اللہ اور حدیث پر عرض کرتا ہوں۔ اور کسی الہام کو کتاب اللہ اور حدیث کے مخالف پاؤں۔ تو اسے گنگار کی طرح پھینک دیتا ہوں۔" (شناخت مامورین صفحہ ۱)

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں لکھا۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں۔

"مجھ پر خدا تعالٰی کی طرف سے کھولا گیا ہے۔ کہ میرا ہر ایک الہام صحیح اور خالص ہے۔ اور شریعت کے مطابق ہے۔ اور میرے کسی الہام میں نہ کوئی شک ہے۔ اور نہ کچھ ملاوٹ اور نہ کوئی شبہ ہے۔ اور اگر فرض محال کے طور پر معاملہ اس کے خلاف ہوتا تو ہم ان سب الہامات کو ردی چیز اور رکھانسی کے مادہ کی طرح اپنے ہاتھوں سے پھینک دیتے۔" (آئینہ کمالات اسلام ترجمہ از عربی عبارت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس بات کو فرض محال کے طور پر لکھا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے باطل عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے اسے ایک واقعہ شدہ حقیقت کے طور پر پیش کر دیا۔ اسی طرح مولوی محمد احسن صاحب غیر مبایع ہونے کی حالت میں لکھتے ہیں۔

"میرے نزدیک حدیث ضعیف بھی اقوال و الہامات سے مقدم ہے۔ بشرطیکہ کتاب اللہ اور سنت صحیحہ سے مخالف نہ ہو یہ مذہب میرا اس لئے ہے۔ کہ اول تو سلسلہ احمدیہ کے ثبوت حقیت کا دارومدار احادیث سے ہی ہوا ہے۔ اور قرآن مجید سے تو صرف استنباطات ہوئے ہیں . . . . اور حدیث کا موضوع ہونا تب تسلیم کیا جائے گا۔ جب کہ اکابر محدثین نے بصراحت کہدیا ہو۔ کہ خاص یہ حدیث موضوع ہے۔"

(القول المجید۔ ٹائیٹل پیج صفحہ ۲)

پس مولوی محمد احسن صاحب الہامات مسیح موعود کو حدیث ضعیف کا بھی مرتبہ نہیں دیتے۔ اور ان کا یہ عقیدہ غیر مبایع ہونے کی حالت میں ہوا۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل الہام پورا ہوا "تسلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا" (تاریخ نزول ۳۱ دسمبر ۱۹۰۱ء۔ البشریٰ جلد ۲ حصہ اول صفحہ ۹۵)

حضرت مسیح موعود کے دعوٰی کی بنیاد قرآن مجید پر ہے

مولوی محمد احسن صاحب کا یہ کہنا کہ سلسلہ احمدیہ کے ثبوت حقیت کا دارومدار احادیث سے ہی ہوا ہے۔ اسی طرح جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب کا

مذکورہ بالا قول مندرجہ شناخت ماموریں صفحہ ۲ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو جواب دیتے ہوئے خداتعالیٰ کی قسم کھا کر اس کی تردید کی ہے حضور اقدس فرماتے ہیں:۔ "ہم اس کے جواب میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں۔ کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں۔ بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں۔ جو قرآن شریف کے مطابق ہیں۔ اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اگر حدیثوں کا دنیا میں وجود بھی نہ ہوتا۔ تب بھی میرے اس دعوے کو کچھ حرج نہ پہنچتا۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۳۰-۳۱)

ڈاکٹر عبدالحکیم اور غیر مبائعین

بالآخر یاد رہے کہ غیر مبائعین کا عقیدہ دربارہ الہامات مسیح موعود علیہ السلام وہی ہے۔ جو ڈاکٹر عبدالحکیم کا تھا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے (۱) "مجھے آپ سے کوئی اختلاف نہیں۔ میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں۔ آپ کے الہامات کو مانتا ہوں۔ مگر ایسا کوئی عقیدہ نہیں مان سکتا۔ جس میں صریح شرک ہو۔۔۔ یا قرآن مجید کی آیات بینات کا صریح خلاف ہو۔" (الذکر الحکیم نمبر ۲ صفحہ ۱۳)

(۲) "میں تو یقیناً جانتا ہوں۔ کہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کا ماننا ہی تمام رسولوں کا ماننا ہے۔ تمام غلطیوں سے بچنے کا سیدھا اور آسان راستہ یہی ہے۔ جو ان کے خلاف ہے وہ سراسر لغو اور شیطانی امر ہے۔ اسی بناء پر مجھے مرزا کا خلاف کرنا پڑا۔" (الذکر الحکیم نمبر ۲ صفحہ ۵۹)

ناظرین غور کریں۔ کہ کیا ڈاکٹر عبدالحکیم کا عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے متعلق وہی نہیں جو غیر مبائعین کا ہے:۔

مسیح موعود علیہ السلام بحیثیت حکم عدل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ایک اہم مقصد ان اختلافات کا فیصلہ کرنا تھا۔ جو امت محمدیہ کے مختلف فرقوں میں پائے جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکم یعنی فیصلہ کرنے والا اور عدل یعنی ٹھیک اور درست فیصلہ کرنے والا قرار دیا۔ اور اس کی اتباع کرنا ہر مومن پر فرض اور واجب قرار دیا۔ چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو۔ کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔" (اربعین نمبر ۴ حاشیہ صفحہ ۳۴)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا ایک خطبہ

مولوی عبدالکریم صاحب نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان حکم عدل کے متعلق ایک خطبہ جمعہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے اس عقیدہ کا رد کیا۔ جو اس وقت غیر مبائعین کا حکم عدل کی شان کے متعلق ہے۔ اور اس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جو مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا۔ یہ بالکل میرا مذہب ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"میری اصل غرض یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کو حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر بھی ویسا ہی ایمان رکھنا چاہیئے۔ جیسے کہ قرآن کریم کی اس آیت شریفہ فلا و ربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم کا مفہوم ہے۔ جو میں بیان کر چکا ہوں۔ اگر اس ایمان میں کچھ بھی کسر رہ جائے گی۔ اور دل کے کسی کونے میں کوئی تردد اور وسوسہ رہ جائے گا۔ تو یاد رکھو کہ وہ اتنا ہی نفاق کے برص کا داغ ہوگا۔ جو یا تو اس دنیا میں پھیل کر سارے قلب کے اندام پر محیط ہو جائے گا۔ یا اسی کا بدنتیجہ آخرت کی نابینائی ہوگی۔ اگر اس امر کے لئے کوئی اور ثبوت نہ بھی ہو جب بھی مامور و مرسل ہونا اس کے لئے کافی دلیل ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ یہی آیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ الہام ہوئی۔ جس سے خدا کا منشاء یہ ہے۔ کہ جو ایمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مطلوب ہے۔ وہی یہاں بھی مطلوب ہے۔۔۔۔۔ خدائے علیم و حکیم نے یہ الہام اپنے بندہ پر نازل کیا۔ جب تک لوگ اپنے علم خشک کے انباروں کو راکھ کر کے اور اپنے استنباطوں اور اجتہادوں اور دانشوں اور فہموں کو خیرباد کہہ کر ان سادہ اور پاک صحابیوں کی طرح آپ کے پیچھے نہ ہو لیں گے۔ جب تک مومن ہی نہ ہونگے۔ اور کبھی ان برکتوں کے وارث نہ ہوں گے۔ جو ایسا ایمان رکھنے والے اصحاب کو ملیں۔ غور کرو و آخرین منھم لما یلحقوا بھم کا مصداق جب مسیح کی جماعت کو ٹھہرایا گیا۔ تو صحابہ کا سا ایمان ان سے کیوں مطلوب نہ ہوگا۔ ضروری ہے۔ کہ ہمارا ایمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال و اعمال و افعال کی نسبت ویسا ہی ہو۔ جیسا ہم پر فرض ڈالا گیا ہے۔ کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رکھیں۔۔۔۔۔ بعض غلط کاروں نے ناواجب جوش کی تاب مقاومت نہ لا کر مونہہ سے کہہ دیا۔ کہ ہم پابند نہیں۔ کہ امام کی ساری باتوں کو مانیں۔ ہم خود دیکھ لیں گے۔ اگر امام کی بات قرآن و حدیث کے موافق ہوگی۔ تو ہم مان لیں گے۔ ورنہ اس کی طرف التفات نہ کریں گے۔۔۔۔۔۔۔ افسوس یہ سوء ادب ایسا ہے۔ کہ اس کے سننے سے عرش الٰہی کانپ اٹھتا ہے۔ کاش وہ حقیقت بیعت میں غور کرتے۔۔۔۔۔۔ (اور سوچتے کہ اس صورت میں) انہوں نے بیعت کیا کی۔ وہ تو آخر کار اپنے اوپر ایمان لانے والے نکلے۔ یا یوں کہو۔ کہ وہ اپنے اجتہاد اور حدیث دانی اور قرآن دانی پر ایمان لانے والے نکلے۔ وہ حضرت حکم اللہ پر ایمان کیا لائے وہ تو اس حکم کے بھی حکم بن بیٹھے۔ کیونکہ جب امام حکم کی طرف سے کوئی مسئلہ قرآن و حدیث سے استنباط ہو کر شائع ہوگا۔ تو اس کے بعد ان کی ڈیوٹی ہوگی۔ کہ وہ اپنے علم اور اجتہاد کی قوتوں کو جو شاید کہیں کہیں چلی گئی ہوں جمع کریں۔ اور خوب غور کریں۔ کہ امام صاحب کا یہ استنباط صحیح ہے یا واہی ہے۔ پھر اگر ان کی استنباط و اجتہاد کی میزان میں پورا اترا تو قبول ورنہ مردود۔ اللہ اکبر سوچو اور خدا کے لئے غور کرو۔ یہ کتنا بڑا ابول ہے۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ وہ خدائے علیم و حکیم کا سکھایا ہوا۔ اس کے قویٰ ازلاً ان کاموں کے سزاوار جن کے پورا کرنے کو وہ آتا ہے۔ وہ منور جو آسمانی نشانوں سے اپنے دعووں پر تائید یافتہ وہ تبلیغ اور استنباط میں ملائکۃ اللہ کے حفظ کے قلعہ میں جاگزیں تم گرے ہوئے پست ہمت اور شہوات کے تاریک کنوئیں میں سرنگوں بیٹھے ہوئے تنکوں کی طرح جھونکوں کے ساتھ ہر طرف کو جھک جانے والے تمہاری کیا بساط اور کیا زہرہ ہے۔ کہ تم اس کے حکم بنو۔ اور اس کا کلام اور کام جب تک تمہارے علم اور فہم کے موافق نہ ہو درست ہی نہ ہو۔"

غیر مبائعین کے نزدیک حکم عدل کا مرتبہ

ظاہر ہے کہ جب غیر مبائعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر احادیث کو ترجیح دی۔ تو وہ آپ کے فیصلوں کو بخاطر کیونکر قبول کر سکتے تھے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔ "اگر امام بھی ہم سے وہ بات منوانی چاہے۔ جس کی قرآن و حدیث میں سند نہیں۔ تو ہم اسے نہیں مانیں گے۔۔۔۔ اس قرآن اور حدیث کو کہاں جا رکھیں۔ کیا مرزا صاحب کو لے کر قرآن اور حدیث کو جواب دیدیں؟" پیغام جلد ۳ نمبر ۵

پھر لکھتے ہیں:۔ "اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ کہ اس امت میں اب خواہ کتنا ہی بڑا ولی ہو۔ معین الدین اجمیری ہو۔ شاہ ولی اللہ ہو۔ مجدد احمد سرہندی ہو۔ شاہ عبدالقادر جیلانی ہو۔ اور خواہ مرزا غلام احمد قادیانی کیوں نہ ہو۔ ان کا قول کتاب و سنت پر حکم نہیں ہو سکتا یہ لوگ غلطی کھا سکتے ہیں۔ اس لئے ان کے تمام اقوال صرف کتاب و سنت پر ہی پرکھے جائیں گے۔" (پیغام جلد ۱۰ نمبر ۲ صفحہ ۵)

ان دونوں حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ غیر مبائعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلوں اور اقوال کی بالکل وہی حیثیت ہے۔ جو خواجہ معین الدین اجمیری وغیرہ اولیاء کے اقوال کی۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی قول کو نہیں مانیں گے۔ جب تک کہ وہ کتاب و سنت کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھ نہ لیں۔ کہ آیا آپ کا یہ قول صحیح ہے یا سقیم۔ گویا کہ حضرت اقدس حکم عدل نہیں۔ بلکہ غیر مبائعین حکم کے حکم ہیں جس کو یہ صحیح قرار دیں وہ صحیح اور لائق قبول ہوگا۔ ورنہ مردود۔

ایڈیٹر "پیغام صلح" کی رائے

چنانچہ ایڈیٹر پیغام صلح نے الفضل کے ایک اعتراض کے جواب میں جو اس نے مسئلہ ولادت مسیح کے متعلق مولوی محمد علی صاحب پر کیا اس کی وضاحت کر دی ہے۔ ایڈیٹر پیغام لکھتا ہے:

"ولادت مسیح کے مسئلہ پر جہاں تک حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے پتہ چلتا ہے۔ آپ کا یہ عقیدہ ضرور تھا کہ مسیح علیہ السلام بن باپ تھے لیکن قرآن کریم کی کسی آیت سے آپ نے اس کو ثابت نہیں کیا۔ اور نہ ہی اس بارہ میں کوئی ایسا فیصلہ دیا کہ جسے حقیقۃً فیصلہ کیا جا سکے۔ کیونکہ یہ مسئلہ آپ کی راہ میں نہ تھا۔ آپ مامور من اللہ تھے۔ حکم عدل لیکن نہ ان معنوں میں کہ آپ کی ہر بات اسی طرح واجب التسلیم ہو۔ جیسے کہ قرآن کریم کا حکم یا نبی کریمؐ کے ارشادات آپ کی حیثیت ایک اولی الامر کی تھی۔ جس کے متعلق قرآن کا صاف حکم ہے کہ فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول۔ آپ کے بعد فہم قرآن بند نہیں ہو گیا۔ اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے۔ اور جس بات میں آپ مامور نہیں تھے۔ اس میں آپ کے خیال سے اگر کوئی شخص اختلاف کرتا ہے تو یہ ناجائز نہیں۔ حکم عدل کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہر بات اور ہر ایک اسلامی مسئلہ میں آپ حکم عدل ہیں۔ اگر ایسا مانا جائے تو اجتہاد ہی اٹھ جاتا ہے۔" (پیغام ۱۲ مئی ۱۹۱۸ء)

ڈاکٹر عبدالحکیم اور غیر مبایعین میں مشابہت

اس تحریر میں جس عقیدہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ اسی کی تردید مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے اپنے خطبہ میں کی تھی اور ان کا یہ عقیدہ بعینہٖ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے عقیدہ کے مطابق ہے۔ جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم عدل ہونے کے بارہ میں رکھتا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کو لکھتے ہیں:

یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو آپ مصدق بھی ہیں۔ اور ایک طرف آپ ان تمام تعلیموں کے مخالف ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے میرے پر ظاہر ہوئی ہے۔ تمام نبی وصیت کرتے آئے ہیں۔ جو مسیح موعود کے احکام کو قبول کرو۔ آنحضرت صلعم نے بھی یہی نصیحت کی ہے۔ اور مسیح موعود کا نام حکم رکھا ہے۔ مگر آپ بات بات میں مخالفت اور مقابلہ سے پیش آتے ہیں۔ کیا یہی تصدیق ہے (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۹)

اس کے جواب میں ڈاکٹر عبدالحکیم لکھتا ہے:

میں ان تمام احکام کو قبول کرتا ہوں۔ جو قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہوں۔ نہ کہ مخالف اسی شرط پر میں نے بیعت کی تھی۔ (حاشیہ صفحہ ۱۹)

اور صفحہ ۱۹ میں لکھتا ہے۔

جو تعلیمات آپ کی مجھ کو الہام الہٰی ۔ ۔ ۔ ۔ کے الفاظ میں معلوم ہوتی ہیں۔ میں ان کی مخالفت ہرگز نہیں کرتا۔ ہاں آپ کے استنباط اور اجتہاد کو قطعی اور معصوم نہیں مانتا۔" کیا یہ وہی عقیدہ نہیں؟ جو اس وقت غیر مبایعین کا ہے۔؟

ولادت مسیح ناصری

جب غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تمام مسائل اسلامیہ میں حکم ماننے سے انکار کیا۔ اور آپ کے فیصلوں کی قبولیت کا مدار اپنی عقول پر رکھا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس فیصلہ کو اپنی سمجھ کے خلاف پاتے اسے رد کرتے چنانچہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کے صریح خلاف بلا باپ ماننے سے انکار کر دیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب مواہب الرحمن میں "نبذۃ من عقائدنا" کے عنوان کے ماتحت فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قدرت مجردہ سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور آپ نے مسیح علیہ السلام کی بغیر باپ ولادت کے منکرین پر اظہار تعجب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ وہ جہالت کی وجہ سے حقیقت کو نہ سمجھ کر ان آیات میں غور و فکر نہیں کرتے جو ہمارے نبی صلعم کی ثبوت کے لئے بطور علامات کے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ اپنے باپ یوسف کے نطفہ سے تھے۔ پھر فرماتے ہیں۔

"والامر محصور فی الاحتمالین عند ذوی العینین اما ان یقال ان عیسیٰ خلق من کلمۃ اللہ العلام او یقال ونعوذ باللہ انہ من الحرام ۔ ۔ ۔ وھذا امر نکتبہ من شھادۃ القرآن والانجیل فلا تترکوا سبیل الحق والفلاح"

(مواہب الرحمن صفحہ ۷۱) یعنی اہل بصیرت کے نزدیک دو ہی احتمال ہو سکتے ہیں۔ یا تو یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا تعالیٰ کے کلمہ سے پیدا ہوئے۔ یا نعوذ باللہ یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ آپ ولد الحرام تھے ۔ ۔ ۔ اور یہ بات ہم قرآن اور انجیل کی شہادت کے مطابق لکھتے ہیں۔ پس تم کامیابی اور صداقت کا راستہ مت ترک کرو۔

اسی طرح آپ نے ۵ مئی ۱۹۰۸ء کو ایک شخص کے سوال پر فرمایا۔

"قرآن مجید کے پڑھنے سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بن باپ ہے۔ اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا خدا تعالیٰ نے مثل آدم جو فرمایا اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس میں ایک اعجوبہ قدرت ہے جس کے واسطے آدم کی مثال کا ذکر کرنا پڑا۔" (بدر ۱۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح بے باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو خیال کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔" (الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

مولوی محمد علی صاحب کا پہلا عقیدہ کہ مسیح بن باپ تھے

مولوی محمد علی صاحب پادری جٹھو پادھیا کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح کی پیدائش ایک ایسے اعجازی رنگ میں ظاہر ہوئی تھی۔ کہ جس میں باپ کا دخل نہ ہوا۔ اور اس لئے اس کو کلمہ کہا گیا۔ کیونکہ وہ معمولی طرز پر باپ کے نطفہ سے ماں کے شکم میں نہ آیا۔ اور وہ اس معمولی طریق سے حاملہ نہ ہوئی۔ بلکہ خدا کے کلمہ کن سے حاملہ ہوئی۔ اس لئے اسے کلمہ کہا" (ریویو جلد ۷ نمبر ۱ صفحہ ۱۲)

مولوی محمد علی صاحب کا نیا عقیدہ

لیکن جب سے آپ غیر مبایعین کے صدر ہوئے۔ اس وقت سے آپ کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام اپنے باپ یوسف کے نطفہ سے تھے۔ چنانچہ آپ نے انگریزی ترجمۃ القرآن اور اردو بیان القرآن میں اسی عقیدہ کا اظہار کیا ہے اور یوسف کو ان کا باپ قرار دیا ہے۔ اور حقیقۃ المسیح صفحہ پر لکھا ہے۔

"اگر معجزانہ پیدائش سے یہ مراد ہے۔ کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ تو قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں لکھا۔ اور اگر کہا جائے۔ کہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے۔ تو دعویٰ قرآن سے دلیل دینے کا تھا۔ مگر نہ صرف قرآن کریم میں ہی یہ ذکر نہیں کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ بلکہ کوئی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ایسی نہیں ملتی۔" اور اس سے بڑھ کر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں۔

"ہم کسی عورت کی نیکی کے ادعاء کے باوجود کبھی نہیں مان سکتے۔ کہ وہ بغیر کسی مرد کے حاملہ ہو گئی ہے۔ خواہ وہ عورت کتنی ہی پارسا اور صاحب عفت و عصمت ہو۔ اور خواہ وہ بیت المقدس اور کعبہ کے اندر ہی رہتی ہو۔ وہ لاکھ دفعہ کہے کہ میں بغیر مرد کے حاملہ ہوئی ہوں۔ مگر ہم اسے جھوٹا ہی سمجھیں گے اور دنیا کی کوئی عدالت خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی کبھی اس کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتی۔ پس ایک حاملہ عورت پر حسن ظنی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ہم یہ کہیں کہ اس کا شوہر یقیناً موجود ہے۔ جس سے وہ حاملہ ہوئی ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ اس کا کوئی شوہر نہیں ...

مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کی رائے

اظہار الحق

ن

وہ یہ ایک ضخیم اور مبسوط کتاب ہے۔ جو مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے لکھی ہے۔ دراصل یہ ان کا بیان ہے۔ جو مقدمہ بہاولپور میں ہوا ہے۔ اس کتاب میں نہایت تفصیل اور دلچسپ اسلوب کے ساتھ ان تمام اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ جو منکرین سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مختلف رنگوں میں کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اس قدر مواد جمع کر دیا گیا ہے۔ کہ یہ ایک ہی کتاب بجائے خود ایک بہت بڑی لائبریری ہے۔ اسلوب بیان نہایت دلنشیں مؤثر اور مسکت ہے۔ میں اس کتاب کی تالیف پر مولوی غلام احمد صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس کو پڑھیں کہ مخالفوں کے لئے ہمارے ہاتھ میں ایسے ہی حربوں کی ضرورت ہے۔ قیمت ۱۲ اعلیٰ کاغذ عربی عبارات پر اعراب لگا کر ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔ کئی دلائل و حوالجات بالکل نئے اور اچھوتے ہیں۔ توہین حضرت عیسیٰؑ والے الزام کے جواب میں ۱۱۶ حوالجات کے ساتھ سیر کن بحث کی گئی ہے۔

غلام مصطفیٰ مولوی فاضل مجاہد منزل دارالرحمت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت ہند نے ملازمین کی تنخواہوں میں پانچ فیصدی کی جو تخفیف کر رکھی ہے۔ دہلی سے ۷ جنوری کی اطلاع ہے۔ کہ وہ اس سال بھی جاری رہے گی۔ حکومت بجٹ کے اس روپیہ کو اصلاحات کی ترویج پر صرف کرنا چاہتی ہے۔

بنگالی نظر بند مسٹر سرت چندر بوس اس دفعہ اسمبلی کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ امر مشتبہ تھا۔ کہ انہیں اسمبلی کے اجلاسوں میں شامل ہونے کی اجازت ملا کرے گی یا نہیں۔ دہلی سے ۷ جنوری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت نے یہ اجازت دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ لیکن ان کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد رہیں گی۔

واشنگٹن سے ۷ جنوری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ صدر امریکہ ملکی کانگرس کے سامنے یہ تجویز پیش کر رہے ہیں۔ کہ بیکاری کو دور کرنے کے لئے چار ارب ڈالر منظور کئے جائیں اس سکیم کے ماتحت ۳۵ لاکھ آدمیوں کو کام مل جائے گا۔

عکیسی خیل سے ۔ جنوری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ صبح ساڑھے دس بجے وہاں سخت زلزلہ آیا۔ بہت سے مکانات گر گئے۔ بھاگڑ مچ گئی۔ ایک عورت اور بعض جانور ہلاک ہوئے شہر کے باہر کئی جگہوں سے زمین پھٹ گئی۔ اور پانی نکل آیا سارے شہر میں کوئی ایسا مکان نہیں۔ جسے نقصان نہ پہنچا ہو

لاہور میونسپلٹی کے سینیئر وائس پریذیڈنٹ رائے بہادر لالہ سندر داس صاحب بیرسٹر ۔ جنوری دو بجے صبح حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔

سابق قونصل جنرل افغانستان مقیم ہند سردار عبدالرسول خان ۷ جنوری کو میو ہسپتال لاہور میں جہاں وہ علاج کے لئے افغانستان سے آکر داخل ہوئے تھے۔ انتقال کر گئے۔ لاش افغانستان بھیج دی گئی۔

مشہور ڈاکو مغلا جس نے رہتک میں ایک سب انسپکٹر پولیس کو مار دیا تھا۔ اس کے ساتھ پولیس نے چھ اور اشخاص کا چالان کیا تھا۔ جن میں سے سشن جج نے مغلا اور ایک اور کے سوا باقی سب کو بری کر دیا۔ مغلا تو پھانسی پا چکا ہے لیکن اس کے ساتھی کی اپیل کی سماعت کرتے ہوئے ہائیکورٹ لاہور نے ۸ جنوری اسے بری کر دیا۔

نواب مظفر خان صاحب دہلی سے ۸ جنوری کی اطلاع کے مطابق صوبہ پنجاب کی طرف سے اسمبلی کے سرکاری ممبر نامزد کئے گئے ہیں

مسٹر سوبھاش چندر بوس مشہور بنگالی لیڈر کلکتہ سے ۸ جنوری کی اطلاع کے مطابق حکومت ہند کے فیصلہ کی تعمیل میں واپس اٹھا جانے کے لئے بمبئی روانہ ہو گئے بہت سے لوگ انہیں الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ انہیں پولیس افسروں کی نگرانی میں جہاز تک پہنچایا جائے گا۔ حکومت نے انہیں اخراجات ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

سیلون میں دہلی سے ۸ جنوری کی اطلاع کے مطابق ان دنوں ملیریا شدت سے پھیلا ہوا ہے۔ اور اس وقت قریباً پچاس لاکھ لوگ بیمار پڑے ہیں۔

پنجاب میل سے پٹنہ سے ۸ جنوری کی اطلاع کے مطابق دو بیمہ شدہ پارسل مالیتی سولہ ہزار روپیہ پر اسرار طریق پر اڑا لئے گئے ہیں۔

سر اکبر حیدری جو ریاست حیدرآباد کے وزیر مالیات ہیں۔ آئندہ اپریل میں اپنے عہدہ سے ریٹائر ہونے والے تھے۔ لیکن حیدرآباد سے ۸ جنوری کی اطلاع کے مطابق ایک خاص فرمان کے ذریعہ ان کے لئے میعاد میں تین سال کی توسیع منظور کی گئی ہے۔

کراچی سے ۸ جنوری کی خبر ہے۔ کہ ایک ہوائی جہاز ایک پیدل چلنے والی پلٹن پر حملہ کی مشق کرنے کے لئے پرواز کرتا ہوا گر گیا۔ گیارہ ہندوستانی افسر ہلاک اور پندرہ اشخاص مجروح ہوئے۔

مسٹر چرچل جو انگلستان کے مشہور ڈائی ہارڈ ہیں۔ ان کی اہلیہ سیر و سیاحت کے سلسلہ میں ۶ جنوری کو مدراس کے ساحل پر اتریں۔ آپ نے کہا مجھے ہندوستانی معاملات سے گہری دلچسپی ہے۔

ریاست کولہاپور میں بمبئی سے ۹ جنوری کی اطلاع کے مطابق پولیس بعض مسلمانوں کی گرفتاری کے وارنٹ لے کر ایک جگہ گئی۔ اور چونکہ گرفتاری میں مزاحمت کی گئی اس لئے پولیس نے گولی چلا دی۔ نو مسلمان ہلاک اور بیس مجروح ہو گئے۔ مقتولین میں دو عورتیں بھی ہیں۔

جالندھر پولیس کے لئے تین کنسٹیبلوں کی ضرورت تھی۔ جس کے لئے دو سو درخواستیں آئیں۔ جن میں ایم۔ اے اور بی۔ اے بھی تھے۔

شاہ نادر شاہ سابق شاہ افغانستان کی دو لڑکیوں کی شادیاں کابل کی ایک تازہ اطلاع کے مطابق ان کے بڑے بھائی سردار محمد عزیز خان کے دونوں لڑکوں سے ہو گئی ہیں۔

قانون ترمیم مالیہ اراضی پنجاب لاہور سے ۷ جنوری کی اطلاع کے مطابق گورنر اور گورنر جنرل کی تصدیق کے بعد پنجاب میں نافذ کر دیا گیا ہے۔

مصطفیٰ کمال پاشا کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ شاہ البانیہ احمد زوغو کی بہن کے ساتھ شادی کرنے والے ہیں۔ عنقریب اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

بندرگاہ سنگاپور کے متعلق جدید قواعد نافذ کئے گئے ہیں۔ جن کے رو سے کسی غیر ملکی جہاز کے کسی سپاہی ملاح یا ہوا باز کو حکومت کی اجازت کے بغیر بندرگاہ پر اترنے کی اجازت نہ ہوگی۔

ڈائننگل لاج میں ۹ جنوری کو ایک پولیس کے ہندوستانی سپاہی پر ایک گورے سپاہی نے جسے ہندوستانی سپاہی نے مشتبہ سمجھ کر للکارا تھا۔ فائر کر دیا۔ مگر سپاہی جھک کر بچ گیا۔ حملہ آور زیر حراست ہے۔

جزیرہ مارمورا کے متعلق استنبول سے ۹ جنوری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ یہاں نہایت خطرناک زلزلہ آیا۔ جس سے کم از کم پندرہ دیہات تباہ ہو گئے۔ لوگ خوف کے مارے جزیرہ کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ زمین کے نیچے سے ابھی تک آوازیں آرہی ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب لاہور سے ۸ جنوری کی اطلاع کے مطابق اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے سائیکلوں پر ٹیکس لگانا چاہتی ہے۔ اور اس غرض سے ہر ایک ضلع سے سائیکلوں کی تعداد معلوم کی جا رہی ہے۔

مدراس میونسپلٹی نے حجاموں کو لائسنس حاصل کرنے کا حکم دیا تھا۔ ۸ جنوری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک ہزار حجاموں نے بطور پروٹسٹ کے ہڑتال کر دی ہے۔

ماسکو سے ۹ جنوری کی خبر مظہر ہے۔ کہ ملازمین ریلوے کی لاپروائی سے دو گاڑیوں میں تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۲۲ اشخاص ہلاک اور ۵۶ مجروح ہوئے۔

فرانس اور اٹلی نے روم سے ۹ جنوری کی اطلاع کے مطابق باہم معاہدہ کیا ہے۔ کہ دونوں میں سے کوئی ملک بھی دوسرے کے مشورہ کے بغیر اپنے اسلحہ میں اضافہ نہ کرے گا

وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کی خدمت میں لاہور کے ہندو سکھ اور مسلمانوں کا مشترکہ وفد ۹ جنوری کو پیش ہوا۔ اور مطالبہ کیا کہ میونسپل الیکشن میں بہت سی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ ان کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ اور جب تک فیصلہ نہ ہو۔ جن ممبروں کے انتخاب پر اعتراض ہوئے ہیں۔ ان کے نام گزٹ نہ کئے جائیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی